بیت اللہ سے فیصل مسجد تک!

قاری نوید مسعود ہاشمی

امام کعبہ الشیخ عبدالرحمٰن السدیس کا پاکستان کے دورے پر تشریف لانا بہت اچھا لگا، لاہور میں انہوں نے 30 مئی کو جامعہ اشرفیہ میں نماز فجر اور بادشاہی مسجد میں نماز مغرب کی امامت کروائی، اخباری اطاعات کے مطابق ان دونوں مقامات پر انکی اقتداء میں نماز پڑھنے والے نمازیوں کی تعداد 4لاکھ کے لگ بھگ تھی، بلاتفریق، تمام مسالک کے جید علماء کرام اور پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں نے امام کعبہ کا جس والہانہ انداز میں استقبال کیا وہ یہ بات ثابت کر رہا تھا کہ پاکستانی قوم اسلام پسند اور مذہب پر مر مٹنے والی قوم ہے، لاہور کی سڑکوں پر مخلوط میراتھن ریس منعقد کروانے کیلئے سر دھڑ کی بازی لگانے والے وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی بھی لاہور کے دورے میں امام کعبہ کے تقریباً ساتھ ساتھ رہے، امام کعبہ پاکستان تشریف آوری کے موقع پر لاکھوں لوگوں کا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے دور دراز کے مقامات کا سفر طے کر کے جمع ہو جانا بلا شبہ جہاں امام کعبہ الشیخ عبدالرحمٰن السدیس کی مسلمانوں میں محبوبیت اور مقبولیت کو ظاہر کر رہا تھا، وہاں یہ اس بات کا بھی ثبوت تھا کہ کفریہ طاقتوں کا دیا ہوا روشن خیالی کا ایجنڈا ابھی تک مسلمانوں کے دلوں سے، جذبہ اخوت مٹا نہیں سکا، حکمران امام کعبہ کے پُرتپاک استقبال پر کیوں مجبور ہوئے؟ سردست حکمرانوں کے اس استقبال کو ان کی اسلام سے محبت ہی تسلیم کر لیتے ہیں، ورنہ گزشتہ ساڑھے ۴ سال سے پاکستانی قوم کو مذہبی دورے سے جس طرح سے قلاش کرنے کی حکومتی کوششیں ہوئیں وہ کسی صاحب بصیرت سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں، ۱۲ مئی کے دن پاکستان کی روشن خیال حکومت نے اربوں روپے لگا کر اسلام آباد میں لاکھوں لوگ اکٹھے کرنے کی کوشش کی، لیکن ملکی اور غیر ملکی میڈیا میں چھپنے والی رپورٹس کے مطابق سارے نام نہاد روشن خیال اربوں روپے پھونک کر بھی ۳۵ ہزار سے ۸۰ ہزار تک لوگ جمع کرنے میں کامیاب ہو سکے، جن میں اکثریت سرکاری ملازمین کی تھی، لیکن امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنے والے لاکھوں لوگ صرف اور صرف دینی اور اسلامی جذبہ سے سرشار تھے، میں نے ملتان سے ۶ گھنٹے کا سفر کر کے لاہور بادشاہی مسجد میں پہنچنے والے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ آپ اتنی دور سے کیا لاہور میں صرف امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے آئے ہیں؟ اسکا جواب تھا جی ہاں! میرے لئے یہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ میں بیت اللہ کے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے آیا ہوں، امام کعبہ میری آنکھوں کا نور ہیں دل کا سرور ہیں، یکم جون جمعۃ المبارک کے دن فیصل مسجد میں امام کعبہ کے پیچھے نماز پڑھنے کیلئے مظفر آباد، پشاور، مانسہرہ اور راولاکوٹ سے آئے ہوئے چند بزرگوں اور نوجوانوں سے جب میں نے پوچھا کہ آپ کو اسلام آباد آنے کیلئے کس چیز نے مجبور کیا اور آپ کو کرایہ کس نے دیا؟ تو انکا جواب تھا، ہم اپنے ایمانی جذبات کے ہاتھوں مجبور ہو کر شدید گرمی کے باوجود فیصل مسجد اسلام آباد میں پہنچے ہیں اور ہم نے اپنا کرایہ اپنی جیب سے ادا کیا ہے، اسے کہتے ہیں بنیاد پرستی، چونکہ نماز اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے اور اس عظیم عبادت سے عمل کرنے والا یہود و نصاریٰ کے نزدیک بنیاد پرست ہی کہلایا جائے گا، جمعے کے دن فیصل مسجد کا عالم تو یہ تھا کہ جس مسجد میں 3 لاکھ افراد کے بیک وقت بیٹھنے کی گنجائش رکھی گئی ہے وہ عظیم مسجد 11 بجے تک اندر باہر سے فرزندان توحید سے کھچا کھچ بھر چکی تھی۔ شدید گرمی اور حبس کے باوجود لاکھوں لوگ

نہایت سکون کے ساتھ تقریباً 4 گھنٹے تک اپنے عظیم امام الشیخ عبدالرحمٰن السدیس کا انتظار کرتے رہے، جامعہ اشرفیہ ہو یا بادشاہی مسجد یا فیصل مسجد، امام کعبہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی تڑپ لیکر جمع ہونیوالے لاکھوں انسانوں کا یہ ذوق عبادت کیا یہ بات ثابت کرنے کیلئے کافی نہیں ہے کہ پاکستان میں مسلمانوں کی اکثریت اسلامی نظام کے نفاذ کی شدت سے تڑپ محسوس کرتی ہے، اور حکمرانوں کے مغربی روشن خیالی کے ایجنڈے سے مکمل برأت اور بغاوت کا اعلان کرتی ہے، جمعے کے دن وزیراعظم شوکت عزیز اپنے وزراء کی فوج ظفر موج سمیت امام کعبہ کے خطبہ کے دوران ایجنسیوں کے کڑے پہرے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کی موجودگی کے دوران امام کعبہ نے بڑے دردمندانہ لہجے میں ارشاد فرمایا کہ ''پارٹی بازی کی دین میں گنجائش نہیں'' امت، خدا، نبیؐ اور کعبہ ایک ہیں، تو پھر ہم انتشار میں کیوں ہیں؟ اس وقت مسلمانوں کا خون بہایا جارہا ہے، عزتیں پامال ہورہی ہیں، مغرب کا پروپیگنڈہ زائل کرنے کیلئے اسلامی تشخص کو اجاگر کرنا پڑے گا، مسلمان فرقہ واریت، عصبیت اور باہمی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اتحاد و یگانگت پیدا کریں اور اپنے درمیان فتنہ وفساد کو جگہ نہ دیں، انہوں نے عجب والہانہ انداز میں فرمایا کہ میں مکہ مکرمہ سے امن کا پیغام لیکر آیا ہوں، اے مسلمانو! اللہ کو یاد کرو، دین کی خدمت کرو، تقویٰ اور فرمانبرداری ہمارے لئے عزت اور بڑائی کی بات ہے، ہماری شناخت صرف اللہ کی بندگی نہیں ہے، ہماری نمازیں، ہماری قربانی، مرنا اور جینا صرف اللہ کیلئے ہے، دنیا اور آخرت کی کامیابی صرف اسلام کی بدولت ہے، اسلام محبتوں کا دین ہے، پاکستان کے عوام اسلام کے شیدائی ہیں، آج کا یہ بڑا اجتماع پاکستانی عوام کی دین کے ساتھ لگاؤ کی دلیل ہے، توحید کا تقاضہ اتحاد امت ہے، اتحاد امت میں اگر کمزوری ہے تو اس کا مطلب ہے کہ عقیدہ توحید کمزور ہے، حضورﷺ نے فرمایا کہ ''میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، ایک قرآن اور دوسرا سنت، یہ دین انسانی حقوق کا علمبردار ہے''۔ امام کعبہ کے خطاب کا ایک ایک لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے، مگر، سردست صرف اسی پر اکتفا کرتے ہوئے، ان کے فرمودات کی روشنی میں مختصراً پاکستان کے موجودہ حالات کا جائزہ لیا جائے، تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پاکستانی قوم میں وحدت، اتفاق واتحاد پیدا کرنے میں موجودہ حکمران مکمل ناکام ہو چکے ہیں، قوم میں اجتماعیت پیدا کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے، لیکن اگر آج قوم مختلف فرقوں، لسانی، صوبائی اور علاقائی گروہوں میں بٹی ہوئی ہے تو یہ حکمرانوں ہی کی برکت ہے، امام کعبہ فرماتے ہیں ''عقیدہ توحید کا تقاضہ اتحاد امت ہے، مگر حکمرانوں کے ٹولے میں شریک ایک منہ زور وزیراعلیٰ کا اصرار کے ساتھ یہ کہنا ہے کہ چیف، ملک، امریکہ، اللہ اور آرمی ہمارے ساتھ ہیں ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا، عقیدہ توحید کا مطلب صرف اللہ کی الوہیت کا ڈنکا بجانا ہوتا ہے مگر یہاں اللہ کے ساتھ امریکہ اور آرمی کو شریک بنا کر بدترین شرک کا ارتکاب کیا گیا جب تک حکمران ٹولہ اللہ کی صفات امریکہ میں تلاش کرتا رہے گا اس وقت تک پاکستانی قوم اور مسلم امہ میں اتفاق ویگانگت پیدا نہیں ہو سکے گی، امام کعبہ جس مکہ سے امن کا پیغام لیکر آئے ہیں، اسی مکہ میں ساڑھے چودہ سو سال پہلے ایک نور چمکا تھا، اس نور کی شعاعوں نے پوری کائنات کے ظلم کدوں کی بنیادوں کو ہلا ڈالا تھا، اس نور کی شعاعوں نے کائنات کے ذرے ذرے کو منور کر دیا تھا، پیغمبر رحمتﷺ نے مکہ ہی کی دھرتی پر فاران کی چوٹی پر کھڑے ہو کر ساری دنیا کی شیطانی طاقتوں کی .....؟.....تلوار سے نفی کرتے ہوئے دنیا کو توحید الٰہی، امن وسلامتی اور اپنی نبوتؐ کی شادابیوں کا پیغام دیا تھا، ساڑھے چودہ سو سال بعد اسی رسول رحمتؐ کے سبز محراب کے وارث، بیت اللہ کے امام فیصل مسجد

میں کھڑے ہوکر 4لاکھ سے زائد فرزندان توحید کے سامنے اعلان فرمارہے تھے کہ میں مکہ سے امن کا پیغام لیکر آیا ہوں، کاش وزیراعظم شوکت عزیز اوران کے وزراء کی فوج اپنے باس صدر پرویز مشرف کو بھی سمجھا سکتی کہ مکہ میں ساڑھے چودہ سو سال پہلے محسن انسانیت ﷺ پر جو دین نازل ہوا تھا، امن، سلامتی، اخوت، بھائی چارہ، اتحاد ویگانگت عدل وانصاف صرف اورصرف اسی دین کے عملی نفاذ اوراس پر عمل پیرا ہونے سے ہی ممکن بنایا جاسکتا ہے، امام کعبہ کے خطاب کی روشنی میں انہیں یہ جان لینا چاہئے کہ سب سے پاکستان کا نعرہ دراصل امت مسلمہ کے اتحاد کو توڑنے کی سازش تھی، حضور ﷺ کی چھوڑی ہوئی دو چیزیں قرآن اورسنت، کو حکمران طبقہ کیوں پس پشت ڈال چکا ہے یاد رکھئے، اتفاق، یگانگت کا درس قرآن نے دیا ہے فرقوں میں بٹنے سے ہمیں قرآن نے منع کیا ہے، جس معاشرے میں قرآن وسنت کا نفاذ ہی نہیں ہوگا پھر اس معاشرے میں فرقہ واریت اورا تفاق کا رونا کیوں رویا جاتا ہے؟ جب آپ قرآن وسنت سے متصادم حقوق نسواں بل پاس کرواؤ گے، تو یہ معاشرہ بدامنی، بے حیائی اور فحاشی کی آماجگاہ بنتا چلا جائیگا۔ ویسے تو قرآن وسنت کی پیروی کرنا ہر مسلمان کا فریضہ ہے لیکن حکومت وقت کی ذمہ داری تو سب سے بڑھ کر ہے، اگر ہمارے صدر صاحب یہ چاہتے ہیں کہ جہاد ان کے حکم سے شروع کیا جائے، وہ اجتہاد کرنے کی باتیں بھی بڑے زوروشور سے کرتے ہیں تو پھر انہیں چاہئے کہ وہ سب سے پہلے خود پھر پوری حکومت کو قرآن وسنت کی پیروی پر آمادہ کریں، امام کعبہ الشیخ السدلیس کی لاہوراور اسلام آباد میں کی گئی تقریروں کا لب لباب اور مقصد تقریباً ایک جیسا ہی تھا انہوں نے جو لاہور کے پروگراموں میں فرمایا وہی کچھ فیصل مسجد کے خطاب میں کہا، امام کعبہ کی باتیں، رسول مدنی ﷺ کی تعلیمات سے اخذ شدہ تھیں، فیصل مسجد میں امام کعبہ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں کی تعداد تقریباً 5لاکھ تھی اور یہ سب عشاق رسول ﷺ امام کعبہ کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے جس وارفتگی کا اظہار کررہے تھے اس نے غیر ملکی میڈیا سے وابستہ صحافیوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال رکھا تھا، ایک انگریزی اخبار کے صحافی نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا کہ کیا مسلم عوام کی طرف سے یہ بے پناہ محبت کبھی موجودہ حکمرانوں کے حصے میں بھی آئی ہے؟ میں نے نفی میں سرہلاتے ہوئے کہا نہیں، اس نے فوراً اگلا سوال کیا کیوں؟ میرا جواب تھا کہ امام کعبہ توحید الٰہی کے پروانے اوراس کا پرچار کرنے والے ہیں جو رب کعبہ کی توحید کے داعی ہوں پروردگار انکی محبت سے عوام کے دلوں کو لبریز کردیا کرتا ہے، اور ہمارے حکمران امریکہ کے سہارے اور بل بوتے پر حکومت میں ہیں، اور غیر اللہ کے آگے دست نگر بننے والے ڈنڈے کے زور پر حکمران بن بھی جائیں تو عوامی محبت سے بالکل تہی دست وتہی دامن ہوا کرتے ہیں، کیونکہ وہ امریکہ کو ان داتا سمجھ کر شک کے مرتکب ہوجاتے ہیں، امام کعبہ الشیخ عبدالرحمٰن السدلیس نے افغانستان، عراق، فلسطین، صومالیہ اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے وہاں کے مجاہدین کیلئے جب اپنے مخصوص انداز میں دعا کروائی تو ہر آنکھ پرنم ہوگئی، امام کعبہ کی زبان سے افغانستان، کشمیر اور دیگر محاذوں پر داد شجاعت دینے والے مجاہدین کا تذکرہ سن کر وزیراعظم شوکت عزیز اورانکے وزراء کے دلوں پر نجانے کیا گزری ہوگی؟ لیکن لاکھوں لوگوں نے آنکھوں سے آنسوؤں کے موتی نچھاور کرکے مجاہدین کی عظمتوں کا اعتراف کیا۔

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد جس وقت امام کعبہ کا ہیلی کاپٹر واپسی کیلئے فضاء میں بلند ہوا تو میں نے دیکھا کہ ہزاروں لاکھوں بوڑھے، جوان اور بچے ہیلی کاپٹر کی طرف ہاتھ لہرا لہرا کر اپنے ''امام'' کو رخصت کررہے تھے، اور میں سوچ رہا تھا کہ

بیت اللہ میں گونجنے والی آواز آج جب فیصل مسجد کے میناروں سے بلند ہوئی ہوتی تو اردگرد کی پہاڑیاں بھی وجد آفریں انداز میں جھوم اٹھی ہونگی۔

کچھ عرصہ قبل ایک برطانوی گورے کی آمد پر ہماری روشن خیال حکومت نے فیصل مسجد میں جب اذان بلالی کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی تو فیصل مسجد کے پرشکوہ میناروں کی اداسی دیکھی نہ جاتی تھی، لیکن امام کعبہ کی حق گوئی سن کر فیصل مسجد کے مینار کھلے کھلے سے فرحاں وشاداں لگ رہے تھے، میرے لئے وہ منظر بڑا سہانا، دلفریب اور جانفزا تھا، کہ جب جمعہ کی ادائیگی کے بعد لاکھوں لوگ تکبیر کے نعرے بلند کر کے اپنے دلوں کو سکون بخش رہے تھے۔